رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۴	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۷ اپریل ۱۹۱۶ء	نمبر ۱۴

گلدستۂ اخبار

پرنس آف ویلز شاہی خاندان میں "ڈیوڈ" کے نام سے مشہور ہیں۔

جو اشیا ہندستان سے اٹلی کو جاتی ہیں وہ ایسی سمجھی جائینگی جیسے کہ فرانس یا انگلستان سے اٹلی کو جاتی ہیں۔

گذشتہ سال انگلستان میں اور ویلز میں ۸۷۸۸۲۲ پیدائش ہوئیں یعنی ۲۳۷۸ فی ہزار اور اموات ۱۴ فی ہزار واقعہ ہوئیں۔

چین کا [illegible] ۱۲ سو ڈالر [illegible] سکرٹری ۶۰۰ ڈالر اور [illegible] کلرک ۲۷۰ ڈالر سالانہ تنخواہ پاتا ہے۔

اس ملک میں آجکل ۔۔۔۔ من سالانہ کے حساب سے شورہ پیدا ہوتا ہے۔ اس سبب سے اس کی ہندوستانی برآمد میں بہت کمی ہوگئی

سولہ برس گذرے کہ برٹش کے پاس کوئی بھی بحری سرنگ نہ تھی۔ مگر آج قریبًا [illegible] کے ہیں۔

انگلستان میں قریبًا ۱۸۰۰۰۰ بلجیمی پناہگیر ہیں اور قریبًا ۱۸۰۰۰ بلجیمی زخمی اور مریض ہیں

خیال ہے کہ پرنس آف ویلز سینٹ پیٹرزبرگ میں دلہن کی تلاش کرنے والے ہیں

اٹلی کا بادشاہ جہاں کہیں جاتا ہے اپنا تاج اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اور جب کسی رسمی پریڈ میں فوج کا جائزہ لیتا ہے تو اس وقت تاج پہنتا ہے۔

انگلستان میں ابتدائے جنگ سے قریبًا دو ہزار شخص [illegible] مستورات [illegible] گئی ہیں۔

ٹوکیو واقعہ جاپان میں طلباء کے درمیان ۳۰۰۰ بدھ مت والے ایک ہزار ناستک ۲۵۰۰ اگناسٹک ہیں مگر شنٹو مذہب والا کوئی نہیں۔

ڈاکٹر جے آر ماٹ صاحب کے بیان کے مطابق پچاس فیصدی پاسٹر فرانس اور جرمنی میں افواج کے ساتھ رہتے ہیں۔

ڈاکٹر جے آر ماٹ صاحب کے بیان کے مطابق برطانیہ عظمٰی کے ۶ فیصدی طلباء والنٹیر فوج میں شامل ہیں۔

یوگنڈا کے مسیحی بادشاہ ڈوڈا چوا نے گذشتہ سال کے آخر میں یوگنڈا کے دارالخلافہ بیگنڈا میں ایک نئے کتھیڈرل کی بنا ڈالی ہے

ہندوستان میں سی۔ ایم۔ ایس کے ایک کالج ۸ ہائی سکول جن میں سے ایک لڑکیوں کا ہائی سکول ہے۔

تار برقیات

لنڈن ۳ اپریل - وردون اور روس سے جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرمن نئے سیل کے گولے استعمال کرتا ہے۔ روسیوں کا یہ بھی بیان ہے کہ اُن کی جدید ترین گیارہ انچی توپوں میں سے نیلے رنگ کے شعلے نکلتے ہیں - ایک عجیب قسم کی غیر منظر بو آتی ہے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ چونکہ جرمن میں اب روئی کی اشد قلت ہے - اس لئے نیٹرو گلیسرین کے عوض میں ایک اور شے استعمال ہوتی ہے - اور اُس کے ساتھ لکڑی کا برادہ وغیرہ بھی مستعمل ہوتا ہے۔

لنڈن ۳ اپریل - ایتھنز سے ایک تبادلہ کا تار مظہر ہے کہ غیر جانبدار دول کو بلغاریہ سے گزرنا منع کر دیا گیا ہے۔ اس کا اثر یونان کے مسافروں پر خصوصیت کے ساتھ پڑا ہے۔ سفیروں کے حلقوں میں اس ممانعت کو یونان کے حق میں دوستانہ روش نہیں سمجھی گئی ہے۔

لنڈن ۳ اپریل - محکمہ جنگ کا اعلان ہے کہ اتوار کی رات کو چھ طیاروں نے یورش میں حصہ لیا۔ تین نے سکاٹ لینڈ کے جنوب مشرق میں ایک نے انگلستان کے شمال مشرق میں اور دو نے مشرقی اضلاع پر یورش کی - ہوائی جہاز سکاٹ لینڈ پر ۹ بجے رات سے ایک بجے دن تک منڈلاتے رہے - مگر ان کے حملہ کی کوئی خاص جگہ نہ تھی - انہوں نے ۳۶ پھوٹنے والے اور ۱۷ ابجاک سے اڑ جانے والے بم پھینکے - ۷ آدمی اور تین بچے ہلاک ہو گئے - اور گیارہ زخمی ہوئے - جن میں چار بچے بھی شامل ہیں - شمال مشرقی ساحل پر ۲۲ پھوٹنے والے اور ۱۵ ابجاک سے اڑ جانے والے بم پھینکے گئے مشرقی اضلاع پر طیارے دس بجے سے ایک بجے تک منڈلاتے رہے - دونوں مقاموں میں ہوائی توپوں نے اُن کا مقابلہ کیا۔ اور اس طرح سے اُن کو بم پھینکنے کے لئے کوئی خاص جگہ منتخب کرنے سے روک دیا - ۳۳ پھوٹنے والے اور ۶۵ ابجاک سے اڑ جانے والے گولے انگلستان پر پھینکے - مگر جہاں تک تحقیقات کی گئی ہے معلوم ہوا ہے کہ کوئی واردات وقوع میں نہیں آئی

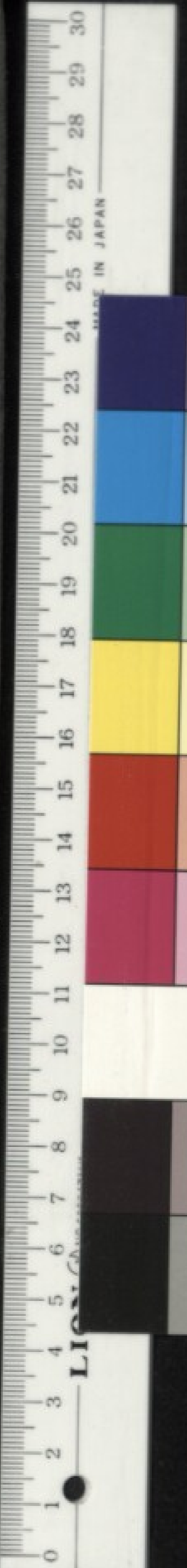
لنڈن ۳ اپریل - پیرس - علاقہ واؤکس کے معرکہ میں فرانسیسیوں کا ہاتھ اوپر ہے - ایک کمیونیکے راوی ہے کہ جنگ رات بھر ہوتی رہی - مگر نتیجہ ہمارے حق میں اچھا رہا - ہم ایس کیلیٹ میں ہم آگے بڑھ گئے - اس امر کی تصدیق کیجاتی ہے کہ جرمنی حملے تین کیلومیٹر کے محاذ پر متواتر ہوتے رہے - اس کے بعد ایک چھوٹے سے دستہ نے حملہ کیا - ہمارے توپ خانے اور پیادہ پلٹن نے جرمنوں کا سخت نقصان کیا ہے -

لورین میں ہمارے توپ خانہ نے دشمن کے خطوط پر آتشباری کی - جرمنوں نے علاقہ بمینٹ میں ایک مورچہ میں گھس جانے کی کوشش کی - مگر بندوقوں کی آتش فشانی سے پسپا کر دیئے گئے - ایک جرمن ہوائی جہاز مقام لورین میں نیچے اُتار دیا گیا - اور اس کا ناخدا گرفتار ہو گیا ایک زیپلین نے ڈنکرک میں بم پھینکے - دو سولین مارے گئے اور چار زخمی ہوئے -

لنڈن ۴ اپریل - پیرس - کمیونیکے کا بیان ہے کہ جرمنوں نے ہار کورٹ اور بیتھمن کورٹ کے درمیان فورجز نالے کے شمالی کنارہ پر سختی سے حملہ کیا - اس علاقہ کو قبل ازیں فرانسیسی خالی کر گئے تھے - اور جنہوں نے جنوبی کنارہ پر مورچہ باندھ لیا تھا - اس نے مورچہ نے جرمنوں پر سخت آگ برسائی - اور اُن کو پریشان اور سخت نقصان کر دیا - ایک جنگ سخت رید کے بعد فرانسیسیوں نے واؤکس نامے گاؤں کے مغربی حصہ پر قبضہ کر لیا۔

ڈنکرک پر جو طیاروں نے بمباری کی تھی اس کے مقابل میں اتحادیوں نے ۸۳ بھاری بھاری بم کے گولے جرمنوں کی چاپہ سرحدی چھاؤنیوں پر برسائے ایک بیڑہ نے بھی کانفلینس پر بم پھینکے - وردن پر بھی ایک ہوائی جنگ ہوئیں - اور چار جرمن ہوائی جہاز نیچے اُتار دیئے گئے باقی جہاز یا تو فرار ہو گئے یا اُنکو بھی مجبوراً نیچے اُترنا پڑا

لنڈن ۴ اپریل - پیٹروگراڈ - ایک کمیونیکے شمالی محاذ پر چند ایک چھوٹی چھوٹی لڑائیوں کی رپورٹ دینے کے بعد راوی ہے - کہ جرمن جارحانہ حملات بار بار پسپا کر دیئے جا رہے ہیں - جرمن پھٹ جانے والی گولیاں استعمال کرتے ہیں - کوہ قاف میں جنگ شدت سے ہو رہی ہے - روسی بالائی چورک سے عبور کر گئے ہیں - اور دس ہزار فیٹ بلند قلعوں سے محصور پہاڑی مورچہ پر قابض ہو گئے ہیں -



ایڈیٹوریل نوٹس

اصل انگور کا درخت

"اصل انگور کا درخت میں ہوں اور میرا باپ باغبان ہے ..... تم مجھ میں قائم رہو اور میں تم میں" (یوحنا ۱۵: ۱ سے ۴) ان الفاظ سے ہمارے خداوند نے بتا دیا ہے کہ اس میں اور اُس کے شاگردوں کے درمیان کیا خاص رشتہ ہے۔ کوئی انسانی اُستاد اپنے شاگرد سے اس امر کا متقضی نہیں ہوتا کہ میرا تیرا رشتہ دائمی اور مستقل ہوگا بلکہ اُس کے برعکس انسانی اُستاد شاگرد کو تعلیم دینے کے ذریعہ سے اُس کو دن بدن آزاد اور اپنے سے علیحدہ اور بے تعلق کرتا جاتا ہے نہ کوئی اُستاد اپنے تلمیذ سے یہ طلب کرتا ہے کہ تو میرے ساتھ خاص شخصی تعلق رکھنا اور تب تو مجھ سے اپنی معاش زندگی حاصل کرتا رہیگا کیونکہ انسانی اُستاد ہمیشہ اُس سچائی کی جانب اُس کو اشارہ کرتا رہتا ہے جو اُس سے بہت بلند و بالا اور اُس کی اپنی شخصی زندگی سے الگ ہے۔ مگر جب مسیح خداوند اپنے آپ کو انگور کا درخت قرار دیتا ہے اور شاگردوں کو شاخیں۔ تو اس سے وہ نہ صرف یہ بتاتا ہے کہ شاگرد کو ہمیشہ میرے ساتھ رہنا چاہئے اس لئے کہ میں الہٰی اُستاد ہوں اور میرے پاس زندگی کی باتیں ہیں۔ بلکہ یہ بھی بتاتا ہے کہ میں تیرا چھٹکارہ دینے والا ہوں اور میری ہی پرورش کی اور کثرت سے تجھ کو بخرہ ملتا رہیگا۔ اور جب وہ اپنے باپ کو باغبان قرار دیتا ہے۔ جو شاخوں کو تراشتا ہے تاکہ وہ زیادہ میوہ لادیں تو وہ اُسی الہٰی پروردگاری کی طرف اشارہ کرتا ہے جس کے ذریعہ سے شاگرد اپنے مستقبل کے لئے تعلیم پاتا اور نئی صورت کا بنتا جاتا ہے تاکہ نجات دہندہ کی آئندہ مصاحبت اور رفاقت کے حسب حال اور لائق بن جائے مسیح کے شاگرد ہونے اور کسی انسانی اُستاد کے شاگرد ہونے کے درمیان فرق بیان کرنے کے لئے اکثر دیگر اُستادوں کے ساتھ مشابہ کیا جاتا ہے۔ بالخصوص سقراط کے ساتھ۔ مگر سقراط کا یہ کہنا تھا کہ نیکی اور سچائی آدمی کے اندر ہی سے شروع ہوتی اور نشوونما پاتی ہے۔ اور سقراط چاہتا تھا کہ میں اس کام میں شاگرد کو صرف مدد ہی دوں اس سلسلہ تعلیم کو وہ ذہنی فن قابلہ کہتا تھا جس کے ذریعہ سے وہ اپنے شاگرد کے ذہن سے اصلی تصورات جنانے کا کام کرتا تھا۔ مگر مسیح اپنے شاگرد سے اس امر کا مشتاق اور ساعی ہے کہ اپنے شاگرد کو سچائی کا وہ سلسلہ اور خزانہ بہم پہونچاوے جو اُن کی اپنی ذات سے اُن کو نصیب نہیں ہو سکتی جس کے مکاشفہ کو نہ تو آنکھوں نے دیکھا اور نہ کانوں نے سُنا اور نہ ہی آدمی کے دل میں آئیں۔ (۱ قرنتی ۲: ۹) اور وہ نہ صرف اُن کو نئی عقل اور سمجھ ہی دیگا۔ بلکہ ایک نئی زندگی بھی یعنی اُن کو ایسی نئی طرز زندگی بسر کرنے کے قابل بناوے گا جس کا کمال اس وقت تک کبھی نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ اس کے ساتھ پورا پورا اتحاد نہ رکھے پس اس تعلق کو ظاہر کرنے کے لئے انگور کے درخت اور اس کی شاخوں کی مثال کیسی موزوں اور اصلی اور واضح ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کے ساتھ ایسا ہی اتحاد اور یگانگت رکھیں جیسا کہ انگور کے درخت کی شاخیں اس سے رکھتی ہیں۔

ہماری فکریں کہاں جاتی ہیں؟ کہتے ہیں کہ کسی شخص نے اسباب پر غور کرنا شروع کیا کہ میری یہ چھوٹی چھوٹی فکریں کہاں جاتی ہیں؟ پس اُس نے اُن فکروں سے پوچھا کہ اے فکرو! جب تم بے فکر لوگوں اور مطمئن آدمیوں سے الگ ہو جاتی ہو تو کہاں رہتی ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ جناب من! ہم اُن کے پاس چلی جاتی ہیں جن کو گڑگڑانے اور عیب جوئی کی عادت ہوتی ہے اور اصل پوچھو تو فکروں کا بھی دو ہی رنگ اور دلچسپ ہوتے ہیں جو اپنے دماغ میں اُن کو جگہ دیتے اور اُن کی خاطر تواضع کرتے ہیں وہ اُن کے پاس چلی جاتی ہیں جو ہمیشہ دکھ کی انتظار کرتے رہتے ہیں۔ اُنکا سارا بار انہیں پر جا پڑتا ہے

کہتے ہیں کہ ایک نیک عورت بے شمار فکروں میں ڈوبی رہتی تھی۔ ایک دن اُس نے ان تمام تکالیف اور دکھوں کی ایک لمبی سی فہرست تیار کی جو اُس کے خیال کے مطابق اُس پر آنے والی تھیں۔ مگر ایسا اتفاق ہوا کہ وہ عورت اس فہرست کو کہیں رکھ کر بھول گئی۔ اور باوجود کثرت تلاش کے وہ فہرست نہ ملی۔ کچھ عرصہ بعد وہ پھر دستیاب ہو گئی اور وہ عورت یہ دیکھ کر حیران ہو گئی کہ اُن میں سے ایک تکلیف بھی اس پر نہ آئی۔

ایک بڈھے آدمی نے اپنے دم نزع کے وقت اپنے بیٹے سے کہا بیٹا! میری زندگی

مجھ پر بڑی بڑی تکلیفیں آئی ہیں۔ مگر اصل میں بہت ہی تھوڑی تکلیفیں اُس پر وارد ہوئی تھیں یہ شخص بھی انہیں کے زمرے میں سے تھا۔ جو تکلیفوں کا استقبال کرتے رہتے ہیں۔

روحانی ڈگریاں مدراس کے انگریزی اخبار کرسچن پیٹریٹ میں کسی نے ذیل کی روحانی ڈگریاں لکھی ہیں جو کہ ہر شخص اس زندگی کے دار العلوم یا یونیورسٹی میں روح القدس سے پا سکتا ہے۔ وہ یہ ہیں

بی اے - بی ایل - بارن اگین آف برادرلی لو برادرانہ الفت سے از سر نو پیدا شدہ

بی اے - ایل ٹی - بارن اگین آف لو اینڈ ٹروتھ الفت اور سچائی سے از سر نو پیدا شدہ

بی اے - ایم ایل - بارن اگین آف مارل لاز اخلاقی قوانین کا نو زائیدہ

ایم اے - بی ایل - میریڈ اگین ٹو برادرلی لو آر بیبلیکل لاز - برادرانہ الفت یا بائبل کے قوانین کے ساتھ بیاہا ہوا۔

ایم اے - ایم ایل - میریڈ اگین ٹو مارل لاز اخلاقی قوانین کے ساتھ پھر بیاہا گیا۔

ڈی ڈی - ڈائی ڈیلی - روز روز مرنا

بی ڈی - ببلیکل ڈاکٹرین - بائبل کی تعلیم

کیا تم ان سے سر نو پیدا ہو گئے ہو یا ان چیزوں کے ساتھ تمہارا نکاح ہو گیا ہے یا تم ان چیزوں سے عزت سے سر نو پیدا ہوئے یا بیاہے گئے ہو۔ ان کے علاوہ اور بھی ڈگریاں ہیں۔ یعنی

اے ایل - اکسیپٹیڈ لارڈ - مقبول خدا

او او - آؤٹ اینڈ آؤٹ - بالکل یا سر بسر

او ایس - آؤٹ سپوک صاف گو۔

انگریزوں کی جانب سے شرائط صلح۔ گذشتہ ہفتے ہم نے یہ بتایا تھا کہ جرمن چانسلر سر ہرٹلنگ کی دلی خواہش ہے کہ اب صلح ہو جائے۔ اس کی بابت رعایت کوشش کر رہا ہے۔ شرائط صلح یہ تھی کہ متخاصمین کی جو حالت جنگ سے پیشتر تھی وہی حالت پھر بحال ہو جائے۔ جو شرائط انگریزوں کی طرف سے پیش ہوئی ہے وہ بھی کچھ اسی قسم کی ہے۔ اضافہ صرف اسباب میں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کی تجویز میں تاوان جنگ کے مطالبہ کا شائبہ پایا جاتا ہے چنانچہ ۲۳ مارچ کو ہاؤس آف کامنز میں مسٹر سنوڈن کی اس تجویز کا جواب دیتے ہوئے کہ گورنمنٹ کو چاہئے۔ کہ صلح کے لئے کوئی خاص تجاویز تیار کرے" مسٹر اسکوتھ نے کہا کہ میں نے صاف سیدھی واضح اور پُرزور عبارت میں بتا دیا ہے کہ وہ کون سی شرائط ہیں جن پر ہم جو اس ملک میں صلح کرنے کو تیار ہیں اور میں آج اُن کا تکرار کروں گا۔ عین ابتدائے جنگ میں ۲ نومبر ۱۹۱۴ء میں میں نے یہ عبارت استعمال کی تھی۔ جس سے یہ ہاؤس بخوبی واقف ہے۔ ہمارے اتحادی بھی واقف ہیں۔ ہمارے دشمن بھی جانتے ہیں۔ اور جرمن سے بڑھ کر کوئی بھی نہیں جانتا جو میری عبارت کو خراب کرتا اور اس کو بُرا ظاہر کرتا ہے۔ وہی میں آج بھی دوبارہ کہتا ہوں ہم اپنی تلوار کو جسے ہم نے سبکی سے نہیں نکالا ہرگز میان میں نہ کریں گے۔ تاوقتیکہ بلجیم۔ اور میں اس پر سرویہ کا بھی اضافہ کروں گا۔ (چیرز) پورے طور پر اس سب کو اور اس سے زیادہ اس سب کو بحال نہ کر لے جن کو اس نے قربان کر دیا ہے۔ تاوقتیکہ فرانس تاخت و تاراج کرنے والے دشمنوں سے کافی طور پر محفوظ نہ ہو جائے۔ تاوقتیکہ یورپ کی چھوٹی چھوٹی قوموں کے حقوق ناقابل حملہ بنیاد پر مبنی نہ ہو جائیں۔ اور تاوقتیکہ پروشیا کی فوجی سلطنت۔ یہ وہ عبارت ہے جو میں نے استعمال کی تھی۔ بکلیتہ اور ہمیشہ کے لئے برباد نہ ہو جائے۔" (زور شور کا نعرہ) پھر اُس نے کہا۔ میں اپنے معزز دوست سے جو ابھی بیٹھ گیا ہے۔ اور جرمن چانسلر سے بھی پوچھوں گا کہ ان شرائط کی صفائی یا صریح ہونے میں کون سی کسر باقی رہ گئی ہے۔ میں اس کو اور زیادہ مکمل کس طرح سے کر سکتا ہوں؟ میں اس کو اور زیادہ قابل فہم کس طرح بنا سکتا ہوں؟ کس طرح میں یا کوئی اور ساکوں اسے تمام دشمنوں کو قابل کر اور یقین دلا سکتا ہوں کہ جب تک ان باتوں پر صلح کی بنیاد نہ ہو گی تب تک صلح مدنظر اور قابل حصول نہیں ہو سکتی۔ اس وقت سے پہلے نہ تو ہم اور نہ ہی ہمارے بہادر اتحادیوں میں سے کوئی اس جنگ کی بھاری کارروائی میں سے ایک نقطہ بھی کم کر سکتا ہے

ہوائی جہازان پنجاب کا بیڑا پنجاب کے ہوائی جہازوں کے فنڈ کے متعلق جو حسابات سکرٹری فنڈ مذکور نے پیش کئے ہیں۔ ان کی نسبت جناب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر جو اس فنڈ کے سرپرست ہیں۔ بکمال شوق و مہربانی سے بذریعہ اخبارات حسب ذیل فرماتے ہیں۔ کہ



اس فنڈ کا چندہ قریب ۱۴ لاکھ روپیہ کے وصول ہوچکا ہے۔ جس سے اس صوبہ نے معہ ریاست ہائے متعلقہ کے یادہ جنہوں نے شامل ہونا پسند کیا۔ اپنی وفاداری کے اظہار میں ۳۴ عدد ہوائی جہاز مسلح ملک معظم شہنشاہ ہند کی خدمت ابرکت میں پیش کئے ہیں۔ علاوہ دیسی ریاستوں کے پنجاب میں ایسا ایک بھی ضلع نہیں جس کا نام اس عظیم الشان بیڑے کے کسی نہ کسی جہاز کے ساتھ وابستہ نہ ہو۔ یہ تحریک کلیۃً بلا کسی سرکاری اشارہ کے لوگوں کی طرف سے خود بخود ہی ظہور میں آئی۔ اور جملہ اقوام اور مذاہب کے نمائندوں نے از خود بڑی خوشی کے ساتھ اس میں حصہ لیا ہے۔ روساء پنجاب ملازمان محکمہ سول وملٹری۔ معزز ملازمان سرکاری۔ باشندگان قصبہ جات اور دیہات خواندہ ناخواندہ اشخاص۔ طلباء سکول وکالج۔ کاریگران۔ دستکاران۔ تجاران۔ ساہوکاران۔ تجارتی کمپنیوں۔ غرضیکہ ہر مذہب وملت وپیشہ کے لوگوں نے اس میں چندہ دے کر صوبہ کی وفاداری کا علی ثبوت دے دیا ہے۔ جملہ ہی خواہان فنڈ کی طرف سے حضور جناب لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر کمال شوق ومسرت سے آنریری سکرٹریاں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے اس پبلک کام میں اپنا وقت اور محنت صرف کی ہے نیز حضور ممدوح بنگال بنک۔ الائنس بنک شملہ۔ نیشنل بنک آف انڈیا۔ پنجاب بنکنگ کمپنی اور پنجاب نیشنل بنک کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ جنہوں نے بڑی خوشی سے چندہ کا روپیہ جمع رکھنا منظور کیا۔ اور اخیر میں حضور ممدوح اخبارات دیسی وانگریزی اور خصوصاً مسٹر الیف اسی دلکنسن صاحب ایڈیٹر سول ملٹری گزٹ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے اخبارات کے ذریعہ سے اس تحریک کو بہت مدد دی ہے۔

اس چندہ کا حساب

کل میزان چندہ ۱۴۴۳۵۴۶ روپیہ ۱۵ آنہ ۸ پائی ہے۔ اس میں منافع ہنڈیات جو روپیہ ولایت بھیجنے میں ہوا ہے۔ اس کی رقم ۸---۰۵۰۲۴۹ روپیہ کی ہے۔ یہ کل ۷۴۸۲۵۴۱ روپیہ ۴ پائی ہے۔ قیمت ۳۴ ہوائی جہازوں کی ۰۵۱۲۵۰۴۱ روپیہ۔ خرچ سنٹرل سکرٹریا کا ۲۰۵ روپیہ ۱ آنہ۔ بقایا جواب تک بنک میں موجود ہے ۱۴۴۱ روپیہ ۸ آنہ ۴ پائی ہے۔ یہ بقایا رقم اگیارہ تک کسی ضروری کنٹنجنٹ خرچ کے لئے بنک میں رہیگی۔ بعد ایک ماہ کے ریڈ کراس سوسائٹی کی پنجاب برانچ کو کچھ دیجائے گی۔ اور کچھ لاہور چھاؤنی کے اسپتال میں جو فوجی بیمار اور زخمی ہیں اُن کی آسائش پر خرچ ہوگی۔

لودیانہ میں ایک مسیحی کا لیکچر

۵ اپریل کی شام کو ۸ بجے لودیانہ کے کوتوالی چیپل متعلقہ امریکن مشن میں ایک مسیحی نوجوان کا لکچر کفارۂ المسیح کے مضمون پر ہوا۔ لکچرار صاحب کا نام نامی نواب زادہ سید حاجی امیر حسن میرزا دستی ہے آپ مرشد آباد کے سابق نواب غلام حسن خاں ثابت جنگ کے پوتے ہیں۔ مگر ایسے خود انکار اور جفاکش ہیں کہ بالکل فقیری لباس میں رہتے اور برہنہ پا چلتے پھرتے ہیں مسیح کی خاطر سب کچھ چھوڑ بیٹھے ہیں مسیحی سرگرمی اور غیرت سے معمور ہیں۔ نواب زادوں والی کو ان میں سے نہیں آتی ہے۔ لکچر کے موقعہ پر اگرچہ ایڈیٹر نبات خود بوجہ عدم فرصتی کے حاضر نہ تھا مگر پھر بھی جہانتک اپنے احباب سے معلوم ہوا ہے۔ یہ ہے کہ سامعین کی تعداد خاصی تھی لوگوں نے بڑی خاموشی اور سنجیدگی سے سنا۔ امید ہے کہ پبلک پر بڑا اثر ہوا ہوگا۔ پبلک کو بذریعہ اشتہار مدعو کیا گیا تھا۔ اور سارا انتظام یہاں کے مشنری صاحب پادری ایچ جے آربن صاحب ایم ڈی کے زیر اہتمام تھا۔ انتظام اچھا تھا

نئے ویسرائے ہند کی تشریف آوری

سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے کہ دی رائٹ آنریبل سر فریڈیک جان نیپر تھیسجر پی سی۔ جی سی ایس آئی۔ جی سی ایم جی۔ جی سی آئی ای بیرن چیمسفورڈ صاحب بہادر ملک معظم شہنشاہ ہند کی جانب سے ہز امپیریل مجسٹی کے ہندوستان کے ویسرائے اور گورنر جنرل مقرر ہو کر جزیرہ نمائی اور منتری سٹیم شپ **قیصر ہند** پر سوار ہو کر ۴ اپریل ۱۹۱۶ء کی کونسل کے عام ممبران۔ اعلیٰ حضرت کے جہازوں اور سٹیمروں کے ہز ایکسیلنسی دی کمانڈر انچیف۔ چیف جسٹس آف بمبئی۔ دی لارڈ بشپ بمبئی کے گورنر صاحب بہادر کی کونسل کے عام ممبران۔ ہائی کورٹ کے جج صاحبان۔ ضوابط وقوانین بنانے کے لئے گورنر جنرل کی کونسل کے الحاقی ممبران جو بمبئی میں رہتے ہیں۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے



سکرٹری صاحب بہادر۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ۔ گورنمنٹ ہند کے سکرٹری صاحب بہادر وغیرہ وغیرہ نے ویسرائے چیمسفورڈ کا خیر مقدم کیا

اسی روز سہ پہر کو لارڈ چیمسفورڈ صاحب بہادر ہز اکسیلنسی لارڈ ہارڈنگ کو الوداع کہکر سکریٹریٹ کو تشریف لے گئے۔ جہاں ہوم ڈیپارٹمنٹ میں ایوان کونسل میں ہز اکسیلنسی دی گورنر آف بمبئی۔ گورنر جنرل کی کونسل کے عام ممبران اور بمبئی گورنمنٹ کے خاص خاص افسران کے روبرو اعلیٰ حضرت ملک معظم شہنشاہ ہند کا فرمان سکرٹری ٹو دی گورنمنٹ آف انڈیا نے پڑھکر سنایا۔ تب ہز اکسیلنسی نے کونسل میں کرسی کو رونق عطا فرمائی۔

لارڈ چیمسفورڈ کی شان والا میں ہندوستان کے ویسرائے اور گورنر جنرل کے عہدہ پر آپ کی سرفرازی کے وقت سلامی دینے والے توپ خانہ نے شاہی سلامی دی۔ بعدہ ہز اکسیلنسی ویسرائے صاحب بہادر گورنمنٹ ہوس واقعہ مالابار پائنیٹ میں تشریف لے گئے۔

ہماری مبارکبادی — ہم اپنے نئے ویسرائے ہند ہز اکسیلنسی لارڈ چیمسفورڈ صاحب بہادر بالقابہ کو تہ دل سے اور مسرت آمیز لہجے میں مبارکبادی دیتے ہیں اور آپ کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ ہمیں اس کا وثوق ہے کہ وہ بھی ہمارے پیارے سابق ویسرائے ہند لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر کی طرح دلی محبت اور ہمدردی اور نیک نیتی سے ہندوستان پر حکمرانی کرینگے۔ اور آزادگی کی حکمت عملی پر کاربند ہو کر اہل ہند کو اظہار تشکر و امتنان کا موقعہ عنایت فرمائینگے۔

لارڈ چیمسفورڈ صاحب بہادر کے ارادے — لارڈ چیمسفورڈ صاحب بہادر کا ارادہ ہے کہ آپ سیدھے شملہ جائیں گے۔ مگر ساتھ ہی اُن کا منشا یہ بھی ہے۔ کہ اس ہفتہ گورنمنٹ دہلی ہی میں رہے تاکہ ویسرائے علانیہ طور پر نئے دار الخلافہ کا معائنہ کریں۔ اس کے بعد آپ چاہتے ہیں۔ کہ کلکتہ کو جائیں۔ جس سے آپ کا یہ ارادہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بنگالیوں سے تعارف کریں۔ اور ان کا دل لیں۔ یہ روش آپ کی نہایت عمدہ اور دانائی سے پر ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ کیا جائے تو پھر آئندہ موسم خزاں سے پہلے بنگال کے معائنہ کا موقعہ نہ ملیگا۔ ساتھ ہی اس کے یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ لارڈ چیمسفورڈ صاحب بہادر بمبئی تشریف لے جائیں گے۔ نئے ویسرائے کی اس روش سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اپنا کام غیر معمولی طریق سے شروع کرنا چاہتے ہیں۔

ہالنڈ میں جنگی تیاری — پرتگال کو شامل جنگ ہوئے ایک مہینا بھی نہیں ہوا کہ اب سنا جاتا ہے کہ ہالنڈ میں بھی جنگی تیاریاں ہونے لگی ہیں۔ اور امید ہے کہ مستقبل قریب ہی میں وہ بھی شامل جنگ ہو جائے گا۔ چنانچہ لنڈن کا تازہ ترین تار مظہر ہے کہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ اعلان کر دیا گیا تھا کہ بری و بحری ہر دو افواج میں فرلو بند ہے۔ اور کہ جو لوگ فرلو پر گئے ہوئے ہیں وہ واپس بلائے گئے ہیں۔ بحری و بری افواج کے بڑے بڑے افسر ۳۱ مارچ کی صبح کو ایک کانفرنس کے لئے طلب کئے گئے تھے۔ ہالنڈ کے پریمیر۔ داخلی اور خارجی معاملات کے وزرا۔ کوئیس کیبنیٹ کے ڈائرکٹر اور سیکنڈ چامبر کے پریذیڈنٹ کے درمیان بھی کانفرنس ہوئی ہے۔ یہ تجویز پیش ہوئی کہ اسی تاریخ کی سہ پہر کو سیکنڈ چامبر کا ایک مخفی اجلاس کیا جائے مگر لنڈن ہی کی خبر ہے کہ اخبارات بیان کرتے ہیں کہ سپاہیوں اور افسروں کو فرلو پر سے واپس بلا لینے اور ریلوے ٹرینوں پر سرکاری قبضہ ہونے کی جو خبر ہے وہ مستند ذرایعہ سے انکار کی گئی ہے۔

لنڈن ۴ اپریل برٹش کمیونیکے راوی ہے کہ ہم نے آج علے الصبح سینٹ ایلوی کے ایک سرنگ کے دہانے پر حملہ کیا۔ جس پر ۲۰ ویں مارچ سے جرمنوں کا قبضہ تھا۔ ہم نے اسی مقام پر قبضہ کر لیا۔ اور اس سے آگے اپنے خطوط قایم کر لئے ۴۰ سپاہی گرفتار کر لئے۔ جن میں ۲ افسر تھے۔ اس نواح میں طرفین سے گولہ باری ہوتی رہی۔ لنس کے نواح میں ہمارے ہوا پردازوں نے کل ایک جرمن ہوائی جہاز کو نیچے گرا لیا۔ اور ایک اور ہوا پرداز نے دشمن کے پانچ ہوائی جہازوں میں سے دو جہازوں کے ساتھ جنگ کر کے پانچوں کو نیچے گرا لیا۔

حال ہی میں ایک ایسی مشین ایجاد ہوئی ہے۔ جو ہوائی جہازوں میں ٹیلیفون کا کام بخوبی دیتی ہے۔



مراسلات

احمد شاہ کا عمدہ فیصلہ

سترھواں باب

آخر کار آرام و اطمینان

وہ دن آیا اور گذر بھی گیا اور جو اس سے پیشتر مسلمان کہلاتے تھے اب مسیحی کلیسیا کے شریک کہلانے لگے۔ دونوں نوجوانوں کے لئے یہ ایسا مبارک دن تھا کہ وہ اسے کبھی نہ بھولے۔ لیکن فہیدہ بیگم کو اس سے ویسی نصیب نہ ہوئی جیسی اُسے بڑی اُمید تھی کہ اس میں کوئی بڑی بھاری تبدیلی واقع ہوگی اور بپتسمہ پانے سے اس کی پرانی زندگی اور ہستی کی جگہ بالکل نئی زندگی شروع ہوگی ایسا ہونا تو ناممکن تھا اور ہونا چاہئے بھی نہ تھا لیکن روحانی زندگی یا روحانی تبدیلی کی اُمیدوار نہ تھی۔ اور اس کی دلی بے آرامی بدستور قائم رہی۔

اگر امیر علی کی طرح اُس سے بھی یہ سوال کیا جاتا کہ مسیحی ہونے سے آپ کو کیا حاصل ہوا تو اُسے اس کا جواب دینا مشکل معلوم ہوتا۔ پردہ کی قید سے رہائی اور زیادہ آزادی کی زندگی سے بھی اُسے وہ خوشی اور تسلی نہ ہوئی جس کی وہ اُمیدوار تھی وہ اپنے تئیں دیگر عام مستورات کے برابر خیال کرنے سے گھبراتی تھی اور جانتی تھی کہ اپنی پہلی حالت پر قائم رہے۔ پہلے اور اس کے بعد جب اُس نے دیکھا کہ جس تبدیلی کی وہ آرزومند تھی وہ ظہور میں نہیں آئی تو بے برقع اور بے گھر سے جانے سے انکار کرنے لگی۔ جب وہ خاندان کے لوگوں سے ملتی جلتی تھی تو ہمیشہ محسوس کرتی تھی کہ اوروں کی زندگی میں کوئی راز تھا جس سے وہ خود بالکل ناواقف و ناآشنا تھی۔

ایک روز فکہ نے اپنی چچی کے دلی حالات کو دریافت کر کے کہا پیاری چچی! فرق صرف اسی بات کا ہے کہ آپ خداوند یسوع کو ایسا اجنبی سمجھتی ہیں جسے آپ نے کبھی نہیں دیکھا۔ اور ہم اسے ایسا خیال کرتے ہیں کہ وہ ہمارا سب سے بڑھ کر عزیز دوست ہے اور اس کے وسیلے سے ہم خدا کو جانتے ہیں۔ چچی آپ یقین جانیں کہ آپ کو خدا کی پہچان اور اس کے عرفان کی ضرورت ہے۔ اور جب تک آپ اُسے نہ پاویں آپ کو دلی تسلی اور اطمینان حاصل نہیں ہو سکتا۔

فہیدہ بیگم اپنی بھتیجی کے ان الفاظ پر سوچنے لگی کہ آپ کو خدا کی پہچان اور اس کے عرفان کی ضرورت ہے۔ اس کے نزدیک یہ قول بالکل سچ نہ تھا۔ وہ تو اسی دنیا اور دنیاوی خوشیوں کی آرزومند تھی اور اسی لئے اس نے مسیحی کہلانا منظور کیا تھا اور اس کی اُمید بر آئی۔ پھر اس نے اپنے پرانے تعصبات پر غالب آنے اور پردہ کو ترک کر کے اپنے نئے حالات و حقوق سے فائدہ اُٹھانے کا ارادہ کیا۔ پس اس نے فکہ سے کہا کہ اگر مجھے اپنے ساتھ گرجے لے چلنا اور ایک روز گاڑی میں بٹھا کر سیر کو گئیں۔ اور رفتہ رفتہ قید کے بندھن ٹوٹ گئے۔ لیکن اس سے بھی اُسے دلی آرام و اطمینان حاصل نہ ہوا۔

اب فہیدہ بیگم کو ایک بڑا صدمہ پہنچا۔ ایک دن تار سے خبر آئی کہ شاہنشاہ حسین کا انتقال ہو گیا ہے۔ فوراً اُس کا دل اُس کے پیارے اور لاڈلے بیٹے کے لئے تڑپنے لگا۔ اسے میں نے [illegible] اُسے کیوں جانے دیا؟ میں فوراً اُس کے پاس جاؤں گی اور پھر اس سے کبھی جدا نہ ہوں گی۔ وہ فوراً سفر کی تیاری کرنے لگی۔ لیکن ابھی وہ تیاری سے فارغ بھی نہ ہوئی تھی کہ ایک اور تار آیا اور معلوم ہوا کہ اب نہ وہ شاہنشاہ حسین کے پاس جا سکتی تھی۔ اور نہ وہ اُس کے پاس آ سکتا تھا کیونکہ وہ اس دنیائے فانی سے کوچ کر گیا تھا۔

ماں کے دلی رنج و غم کا اندازہ کون کر سکتا ہے؟ بیٹے کے تمام عیب اور گناہ بھول گئے اور وہ سخت پشیمان و اندوہگیں تھی کہ میں نے اسے کیوں اپنے آپ سے جدا ہونے دیا۔

جب فکہ اس کو تسلی دینے کے لئے آئی تو اُسے بھی بیگم صاحبہ نے بہت برا بھلا کہا کہ تم لوگوں نے مجھے مسیحی ہونے پر کیوں مجبور کیا۔ جس سے میرے بیٹے کو مجھ سے جدا ہونا پڑا؟ فکہ نے ہر چند کہا کہ آپ اپنی خوشی سے مسیحی ہوئی تھیں بلکہ اس سے بھی پہلے ہونا چاہتی تھیں لیکن یہ سب باتیں بے سود تھیں۔ فقط ایک ہی بات فہیدہ بیگم کو صاف نظر آتی تھی کہ شاہنشاہ حسین میری خبرگیری کے بغیر گذر گیا۔ اور میں نے ہی اُسے ایسی جگہ جانے پر مجبور کیا جہاں اُسے موت نے آ گھیرا۔ میں اب کبھی خوش نہیں ہو سکتی۔ اور ان کو کبھی معاف نہیں کر سکتی جنہوں نے مجھے اس بات پر آمادہ کیا کہ اپنے عزیز بیٹے کے ساتھ ایسی بے رحمی کا برتاؤ کروں۔ [illegible] مجھے دین بیٹے اور اپنے شوہر کی مرضی کے خلاف [illegible] کی سزا ملی ہے۔

اس کے ساتھ [illegible] سے محبت [illegible] اور [illegible] بر [illegible] کا [illegible] گیا کیونکہ اس کے عزیز [illegible] کو [illegible] تھا اور [illegible] غم سے مغلوب ہو کر [illegible]

سب کچھ کہتی ہے۔ اور فی الحقیقت اُس کا مطلب یہ نہیں ہے اور جب اُس کا غم ذرا کم ہو جائے گا تو وہ ضرور ہوش میں آئے گی اور اپنے خیالات کو عقل کے مطابق بدلیگی۔

اُن کا یہ خیال درست تھا کیونکہ عرصہ کے بعد فہمیدہ بیگم نے اُن کو ملامت کرنا بند کر دیا لیکن وہ ایسی غم غرق تھی کہ کسی طرح سے اس سے رہائی نظر نہیں آتی تھی بلکہ سوچ رہی تھی کہ کوئی ایسی تدبیر کرے جس سے فہمیدہ بیگم کو تسلی ہو۔ دفعتہً اسے خیال آیا کہ شاید بہتر ہوگا کہ ایک دو ہفتوں کے لئے چچی کے پاس جا رہوں۔ اگرچہ اس سے اُسے ڈر لگتا تھا تو بھی اُس نے خیال کیا کہ چچی خوش ہو جائیگی اگرچہ امیر علی کو بیٹی کی جدائی شاق تھی۔ تو بھی اُس نے بخوشی جانے کی اجازت دیدی اور شام کے قریب جب فہمیدہ بیگم تنہا بیٹھی اپنے غم و اندوہ کے خیالات میں غرق تھی کیا دیکھتی ہے کہ دفعتہً دروازہ کھُلا اور ملکہ کی پیاری پیاری صورت سامنے آئی اور اُس کے پیچھے پیچھے ایک خادمہ ایک چھوٹا سا صندوق اُٹھائے ہوئے اندر داخل ہوئی۔

اس سے پیشتر کہ فہمیدہ بیگم کچھ کہہ سکے ملکہ نے کہا "پیاری چچی اگر آپ اجازت دیں تو میں کچھ عرصہ کے لئے آپ کے ساتھ رہنے کو آئی ہوں اور چونکہ مجھے آپ کی اجازت کا یقین تھا اس لئے اپنا صندوق بھی لیتی آئی ہوں"۔

اگر ملکہ اپنی چچی کے دلی حال کو معلوم کر سکتی تو اُسے کامل یقین ہو جاتا کہ مجھے یہاں آنے کی تکلیف کا پورا اجر مل گیا۔ لیکن فہمیدہ بیگم نے بڑی سرد مہری سے کہا ہاں بے شک اگر تم رہنا چاہتی ہو تو رہو لیکن یہاں تمہارا دل نہیں لگیگا"۔

ملکہ نے کہا نہیں نہیں چچی ہم بہت خوش رہیں گی۔ آپ دیکھیں گی کہ میں کھانا پکانے اور سینے وغیرہ میں کیسی ماہر ہوں۔ آپ نے تو کبھی میرے یہ کام دیکھے ہی نہیں"۔

فہمیدہ بیگم سوچ رہی تھی کہ اب بھی ممکن ہے کہ زندگی قابل برداشت ہو جائے۔ اُس کے غم کا بوجھ کچھ ہلکا ہونے لگا۔ اور وہ ملکہ کی خاطر و تواضع کی فکر کرنے لگی۔ کیونکہ خوب جانتی تھی کہ ملکہ مجھے بہت پیار کرتی ہے۔ شام ہونے سے پیشتر اُس کی طبیعت بہت کچھ سنبھال ہو گئی۔ اور ملکہ اپنی تدبیر کی کامیابی پر بہت خوش تھی۔

شام کے کھانے کے بعد ملکہ نے اپنے گھر کے دستور کے موافق دعا و بندگی کرنے کی رائے پیش کی۔ پس نوکر چاکر پاس بیٹھ گئے۔ اور توجہ کے ساتھ سننے لگے۔ حیدری خانم مدت سے سوچ رہی تھی۔ کہ مسیحی ہو کر اپنی مالک بیگم صاحبہ کے ساتھ مل جائے۔ اُس کی پرانی دوست نادری خانم جو کہ امیر علی کے گھر میں نوکر تھی مسیحی ہو چکی تھی اور اُس کے باز رہنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی تھی۔

جوں جوں دن گزرتے گئے ملکہ اپنی چچی میں بڑی تبدیلی معلوم کر کے بہت شادماں تھی۔ غم و اندوہ نے اپنا کام کر لیا تھا اور اس دنیا کی چیزیں فہمیدہ بیگم کے لئے اب دلچسپی اور دلکشی سے خالی تھیں۔ اور اب وہ روحانی چیزوں پر توجہ اور غور و فکر کرنے لگی وہ اپنی بھتیجی کے گانے کی بہت ہی مشتاق تھی اور ایک شام کو اُس نے کئی بھجن گائے۔ جن میں ایک حسب ذیل تھا۔

"کیا تو ماندہ اور دلگیر ہے سخت مصیبت سے
مجھ پاس آ ایک کہتا تجھ کو راحت دے"

ملکہ نے اپنی چچی کے چہرے کو دیکھکر بآسانی پہچان گئی کہ ان الفاظ نے اُس کے دل پر بڑی تاثیر کی۔

جب بھجن ختم ہو گیا تو وہ تھوڑی دیر تک چپ چاپ بیٹھی رہی اور پھر کہنے لگی میں اس کو بخوبی سمجھ سکتی ہوں۔ کہ جب خداوند یسوع اس دنیا میں تھا لوگ اس کے پاس آ سکتے تھے لیکن اب ایسا نہیں ہو سکتا"۔

ملکہ نے کہا "لیکن چچی نابینے آدمی نے اُس کو نہیں دیکھا تھا۔ وہ فقط ایمان رکھتا تھا کہ خداوند یہاں موجود ہے۔ اور جب خداوند نے اُسے چھوا تب اُس نے دیکھا"۔

پھر تھوڑی سی خاموشی کے بعد فہمیدہ بیگم نے آہستہ سے کہا "تمہارا مطلب یہ ہے کہ وہ اب بھی یہاں موجود ہے"؟

ملکہ نے جواب دیا "ہاں چچی بے شک وہ اب بھی یہاں ویسا ہی حاضر و ناظر ہے"۔

پس اس محبت کو دیکھ کر سخت دل پگھل گیا۔ دنیاواری آسمانی فضل کے سامنے مغلوب ہو گئی اور فہمیدہ بیگم نے خداوند کی حضوری کو محسوس کیا کیونکہ خداوند نے اُس کی آنکھیں کھول دیں چنانچہ فہمیدہ بیگم کا دل آرام و اطمینان سے معمور ہو گیا اور اُس نے خداوند کے اس قول کو سچا پایا کہ جو کوئی مجھ پاس آتا ہے ہرگز بھوکا نہ ہوگا اور جو کوئی مجھ پر ایمان لاتا ہے کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

تمت بالخیر

تلاوت اعمال

اعمال ۱: ۶ سے ۱۱ تک

۸ میرے گواہ ہوگے۔

آیت ۶-۱۰ اس سوال میں شاگردوں کی چند غلط فہمیاں نظر آتی ہیں۔ مسیحانہ بادشاہت



کو فقط اسرائیلی بادشاہت سمجھنا۔ مسیح نے اُن کو
حکم دیا تھا کہ سب قوموں کو شاگرد بناؤ۔ پڑھو متی ۲۸:
۱۹ مسیحانہ بادشاہت عالمگیر بادشاہت ہے۔
پڑھو دانی ایل ۷: ۱۴۔

(۲) اس سوال کے جواب میں عطا کریگا" سے
معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسرائیل کی کھوئی ہوئی بادشاہت
کی بحالی چاہتے تھے۔ آپ کی نظر پیچھے کی طرف قومی
جزوی۔ محدود اور معمولی اسرائیلی سلطنت کی
طرف تھی۔ نہ آگے کی طرف عالمگیر روحانی اور جلالی
سلطنت پر۔ پُرانی اسرائیلی سلطنت تو فقط آنے
والی مسیحانہ بادشاہت کا ابھار تھی۔

(۳) کیا تو اسی وقت" وہ آپ کچھ نہیں کرنا
چاہتے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ مسیح آپ اسی
وقت معجزانہ طریقہ سے اسرائیل کو بادشاہی عطا
کرے۔ انہیں کچھ محنت و مشقت اُٹھا کر مسیح کی
گواہی دینے کی ضرورت نہیں۔ کیا آج کے دن
ہمارا بھی یہی حال نہیں؟ کیا ہم بھی محنت مشقت
اُٹھائے بغیر اور انجیل سنائے بغیر ہند میں
مسیح کی بادشاہت دیکھنا نہیں چاہتے۔

آیت ۷۔ تم جاگتے اور دعا مانگتے رہو۔ مرقس
۱۳: ۳۳ اور جو کام تم کو دیا گیا سو کرتے رہو لوقا ۱۲:
۳۴ و ۴۸ وقت اور موسم کی بابت فضول جستجو
مت کرو۔

آیت ۸۔ اس آیت کو اعمال کی کتاب کی
کلیدی آیت کہتے ہیں۔ ان الفاظ پر غور کرو۔
روح القدس۔ قوت۔ میرے گواہ۔ یروشلم
یہودیہ سامریہ۔ زمین کی انتہا تک۔

دیکھو مسیحانہ بادشاہت کی بابت۔
شاگردوں کے تصوّر اور مسیح کے بیان میں کیا
فرق ہے۔ ایک تنگ۔ محدود۔ دوسرا کشادہ۔ وسیع
مسیح البتہ انسان ہے۔ اُس کی بادشاہت کا لانا بھی
البتہ انسان کا کام ہے۔ اسلئے الٰہی روح اور انسانی
گواہی دونوں کی ضرورت دکھائی گئی۔

(۱) روح القدس تم پر نازل ہوگا۔ یہ ایک حقیقت
ہے تمہاری زندگی اس کی گرفت میں آویگی۔

(۲) تم قوت پاؤگے۔ یہاں پر قوت کے لئے
اصلی زبان میں ایک نہایت زور کا لفظ ہے۔ (۱) تو
زندگی میں گناہ اور [illegible] نفسانی خواہشات پر غلبہ دیگا۔
(ب) قوت رویت میں۔ روحانی آنکھیں روشن
ہوجائینگی (ج) قوت گواہی دینے میں۔

(۳) تم میرے گواہ ہوگے۔ گواہ چشمدید ہونا
چاہئے۔ سُنی سُنائی باتوں کی گواہی قابل اعتبار
نہیں سمجھی جاتی ہے۔ انجیل میں تم نے مسیح کی بابت
بہت باتیں پڑھیں۔ مگر کیا وہ باتیں تمہاری زندگی
کے تجربہ میں آگئیں۔ اگر نہیں تو تم کیونکر مسیح کی گواہی
دے سکتے ہو۔

کن باتوں میں مسیح کے گواہ ہو

(۱) اُس کے کام کے بارے میں۔
مسیح نے عجیب کام کئے۔ مُردوں کو جلایا۔ اندھوں
کو بینائی دی۔ بدروحوں کو نکالا وغیرہ۔ اُس نے
تمہاری زندگی میں کون سے بڑے کام کئے۔
جن کی تم گواہی دے سکتے ہو۔ کیا اُس نے تم کو جلایا
افسی ۲: ۱ کیا تم کو بینائی دی۔ افسی ۵: ۸ و ۱۴۔
تم میں سے ناپاکی۔ بُری خواہش۔ غصّہ۔ قہر وغیرہ۔
بدروحوں کو نکالا قلسی ۳: ۵-۸

(۲) اُس کی تعلیم کے بارے میں۔ کیا تم
دنیا کو بتا سکتے ہو کہ مسیح کی تعلیم کی پیروی سے
تمہاری زندگی میں کون کون سی تبدیلیاں پیدا
ہوئیں۔

(۳) اُس کے دُکھ اور صلیب کے بارے
میں۔ فقط غیر مسیحیوں کے سامنے کفارے
کی تعلیم کو پیش کرنا کافی نہیں۔ کیا تم پولوس کی
طرح اپنی زندگی سے مسیح کے دکھ اور صلیب کی
گواہی دے سکتے ہو۔ گلتی ۲/۲۰ و ۶/۱۴-۱۷

(۴) اُس کی قیامت کے بارے میں
کیا مسیح کی قیامت سے تمہاری زندگی کا کچھ
تعلق ہے؟ پڑھو رومی ۶: ۸-۱۵ افسی ۲/۶

(۵) اُس کے عروج کے بارے میں
کیا تمہاری زندگی میں عروج کا تجربہ ہے؟ کیا
اُس نے تم کو اپنے ساتھ آسمانی مقاموں پر
بٹھایا۔ افسی ۲/۶

(۶) اُس کی شفاعت کے بارے
میں۔ کیا تم اُس شافی کے ہاتھ روز بروز اپنی
دعاؤں کو پکڑا دیتے ہو۔ پڑھو مکاشفات ۸:
۳ و ۴۔

(۷) اُس کی دوسری آمد کے بارے
میں۔ کیا تم اپنی زندگی میں اُس جلالی آمد
کو سامنے رکھتے ہو؟ کیا اُس جلال میں اپنا حصّہ
محسوس کرتے ہو؟ پڑھو خط قلسی ۳/۴

(۸) سب سے بڑھ کر اُس کی محبت
کے بارے میں۔ پڑھو رومی ۸/۳۵-۳۹ آیت
۹-۱۱ تک۔ تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے
ہو؟ یہی یسوع پھر آئے گا۔ پس جا کر گواہی
دو۔ اور اُس کی آمد کے لئے آپ تیار رہو اور
دنیا کو تیار کرو

نوٹ

پہلے سبق کے سوالات کو اپنے گھٹنوں پر
ہو کر پوچھو +

راقم:-
بی۔ بی۔ رائے۔

مسیحی جماعت

ازقلم پادری غلام مسیح لدیانہ۔

ہم نے پیشتر مسیحیت سے علاقہ رکھنے والی دو لاثانی حقیقتوں کا ذکر کیا۔ ہم نے دیکھا کہ مسیحیت کی ایک حقیقت اور لاثانی حقیقت اس کی کتاب ہے۔ وہ کتابی دنیا کا شہنشاہ ہے دوسری حقیقت مسیحیت کی ہم نے یسوع ناصری مسیح کی شخصیت دکھائی۔ ہم نے ظاہر کیا کہ یسوع ناصری کی شخصیت انسانی دنیا کا آفتاب ہے۔ قدرت نے آج تک اس کا مثنی پیدا نہیں کیا آج میں مسیحیت کی تیسری حقیقت کا بیان کروں گا۔ اور وہ حقیقت مسیحی جماعت کے نام سے مشہور ہے۔

پوشیدہ نہیں کہ ہماری زمین پر سینکڑوں قومیں پیدا ہوئیں۔ انہوں نے ایک حد تک ترقی کی۔ حکمرانی سے زندگی کاٹتی رہیں۔ آخرکار یکے بعد دیگرے زمین سے رخصت ہوگئیں۔ اکادی۔ کنعانی۔ ہتّی۔ بابلی۔ مصری۔ یونانی۔ رومی۔ عربی۔ ہندوستانی اقوام اس انجام کو پہنچیں جو ان کے اب نشان ہیں وہ خود مختار نہیں ہیں۔ انسانی قدرت۔ طاقت سے۔ انسانی تیر و تفنگ سے۔ انسانی تہذیب و شائستگی سے۔ انسانی علم و حکمت سے بہرہ ور تھیں۔ انہوں نے اپنی حیات [illegible] تیر و کمان سے [illegible] انسانی طاقت سے [illegible] وہ اپنی [illegible] میں سے اکثر

اقوام کا صرف نام ہی نام ہے۔

مگر مسیحی جماعت کا ایسا حال نہیں جس کا شروع انسانی کمزوری سے ہوا۔ بغیر تیر و کمان کے بغیر نیزہ اور تلوار کے ہوا۔ اس کی ابتدا میں صرف ایک کتاب اور ایک یسوع ناصری نظر آتا ہے۔ اور کتاب بھی وہ جس نے اپنے معتقدوں کو کبھی جنگ و جدل کے ہتھیاروں میں سے کسی ایک کو ہاتھ تک نہ لگایا تھا اور نہ اپنے شاگردوں کو کبھی تلوار چلانے کی ترغیب دی تھی۔ پس یہی دو حقیقتیں مسیحی جماعت کی بنیاد تھیں۔

یسوع ناصری اپنی تمام زندگی کی کمائی جو پیچھے چھوڑ گیا تھا وہ کل ۱۲۰ نفوس تھے۔ جن میں سے کوئی شخص علم و دولت میں یا دنیوی حیثیت میں کسی شمار کا نہ تھا۔ ان ۱۲۰ جانوں میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے۔ ان ۱۲۰ جانوں کی تمام دنیا دشمن تھی۔

اس وقت کی دنیا ان کے مقابل اپنے مذاہب اور دیوی دیوتے لئے کھڑی تھی۔ ان کا مقابلہ کرنے کے لئے وہ جنگ و جدل کے تمام سامان سے تیار تھی۔ ان ۱۲۰ نفوس کے پاس سوائے عہدنامہ اور یسوع ناصری کے نام کے اور کچھ نہ تھا۔ تمام دنیا ان کا مقابلہ کرنے کو تیار تھی۔ خبردار تھی ہوشیار تھی۔

تلوار سے۔ ڈھال سے۔ تیر و کمان سے دولت سے۔ طاقت سے۔ تمام لشکروں سے آگ سے۔ پانی سے۔ جنگلی جانوروں سے۔ تمام شاہانہ اختیارات سے

مگر ہم دو ہزار برس کے بعد ان ۱۲۰ آدمیوں کی فتوحات کا شمار کرتے ہیں تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت ان کا شمار قریباً ۵۰ کروڑ کے پہونچا ہوا ہے۔ اس وقت دنیا کے تختہ پر کوئی قوم نہیں جسے مسیحی جماعت یا قوم کی برابری کا دعوے ہو۔

یہ ۱۲۰ آدمی اپنی ہمعصر اقوام کو۔ ان کے زور و شور کو۔ ان کی سلطنتوں کو۔ ان کی حکومت کو ان کے ملکوں کو۔ ان کی دولت۔ ان کے علم و فلسفہ کو ہر چکے ہیں۔ وہ باقی اقوام کے سروں پر سوار ہیں۔ ان کے مخالف یہودی جلاوطن ہیں رومی سلطنت ان کی غلامی کر رہی ہے۔ مصری بابلی۔ کنعانی مٹ چکے ہیں۔ یورپ۔ افریقہ۔ امریکہ سمندری جزائر ان کی ملکیت میں آچکے ہیں ایشیا میں ان کا [illegible]

کیا یہ اچنبا نہیں۔ کیا یہ ایک لاثانی معجزہ نہیں۔ کیا مسیحی جماعت دنیا میں ایک لاثانی جگہ اور مرتبہ نہیں رکھتی۔ کیا آج کے دن مسیحی جماعت بنی آدم کی تمام جماعتوں کی شہنشاہ نہیں ہے؟

دو ہزار برس میں اس کے شمار کی ترقی کا اندازہ لگاؤ۔ دو ہزار برس میں اس کے علم و فضل اور ایجاد و معلومات کا تخمینہ کرو۔

اس کے فلاسفروں کو گنو۔

اس کے مؤلفوں کا شمار کرو

اس کے سٹرانومرس کو دیکھو۔

علم ہندسہ کے معلموں کو دیکھو۔

اس کے جغرافیہ دانوں کا شمار کرو۔

اس کے کیمسٹوں کا خیال کرو۔

اس کے موجدوں کا تخمینہ لگاؤ

اس کے سٹیٹسمین پر سوچو۔

اس کے جیالوجسٹوں پر غور کرو۔

اس کے سپاہیوں اور سپہ سالاروں [illegible]

اس کے بادشاہوں اور شہنشاہوں کا شمار کرو
اس کے حکام کو گنوں۔
اس کے ہنرادر اس کی صنعت وحرفت پر سوچو
اس کے قانون دانوں کا شمار کرو۔
اس کی مشنری سوسائٹیوں کو دیکھو۔
اس کے دینی اور دنیوی مقبوضات پر سوچو
یہ جماعت ان تمام امور میں آج لاثانی ہے۔ دنیا میں دوسری جماعت نہیں جو اس کی برابری کرے۔ جب ہم اس جماعت کے اندر گھستے ہیں۔ تو بلاشک اس میں تقسیم نظر آتی ہے۔ وہ کئی گروہوں میں منقسم معلوم ہوتی ہے۔ ان میں مذہبی اختلاف بھی پائے جاتے ہیں۔ ان میں بعض اصحاب بدچلن بھی ہیں۔ بعض خوردہ بھی ہیں۔ مگر ان تمام باتوں کے پائے جانے پر اس کی ترقی کا قدم نہیں رکتا۔ ان میں سخت لڑائیاں ہوتی ہیں۔ سخت جنگ وجدل ہوتے ہیں۔ پر وہ فنا نہیں ہوتی۔ اس کی ترقی نہیں رکتی۔ کیا یہ لاثانی جماعت نہیں۔

انتقال پرملال

عرصہ ایک سال سے سکاچ مشن کلیسیا پر خداوند کا ہاتھ بھاری معلوم ہوتا ہے۔ تھوڑے ہی عرصے میں دو بزرگ اس دار فانی کو چھوڑ کر آسمانی وطن میں جا بسے۔ اول تو بابو گھسیٹا جس کو جموں مشن کا پہلا پھل کہیں تو بیجا نہ ہوگا۔ ابھی اُن کا غم غلط ہونے نہ پایا تھا کہ ہمارے بزرگ منشی عنایت اللہ صاحب نے ۲۰ ماہ مارچ ۱۹۱۶ء کو انتقال فرمایا۔ اُن کی مفارقت کلیسیا رجموں کے لئے ازحد باعث غم ہے۔ منشی صاحب بڑے دیندار محنت کش اور صلیب بردار تھے۔ خدا جانتا ہے کہ وہ کیسے انجیل سنانے میں سرگرم تھے۔ کہ یکایک مرض تپ دق میں مبتلا ہوگئے۔ نو ماہ کامل تکلیف میں مبتلا رہے ہیں۔ جناب پادری الگزنڈر صاحب نے ازحد ڈاکٹری علاج کروایا۔ لیکن کچھ افاقہ نہ ہوا۔ بقول شخصے

مرض بڑھتا گیا جیوں جیوں دوا کی

آپ دیسی لباس کے دلدادہ تھے۔ اُن کے مسیحی مزاج کی انکساری کے باعث شہر کے سب چھوٹے بڑے بہت ہی پیار کرتے تھے۔ وہ سچ مچ مسیح کا نمونہ تھے۔ اچھا خداوند کو یہی پسند آیا۔

ہر چہ از دوست میرسد نیکوست

ناظرین سے التماس ہے کہ خداوند سے دعا فرمائیں کہ منشی صاحب کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ مکاشفہ ۱۴: ۱۳ مبارک ہیں وہ مُردے جو اب سے خداوند میں موئے ہیں۔

الراقم :-
کے۔ ٹی۔ العذس
پاسٹر سکاچ مشن جموں۔

اطلاع ضروری

ایک نوعمر مسمی غلام رسول ناک کان چھدا مقام اونہ ضلع ہوشیار پور کا رہنے والا اپنے آپ کو عیسائی ظاہر کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اُس نے پادری ہنری گولکناتھ صاحب سے بپتسمہ پایا ہوا ہے۔ یہ شخص معرفت منشی نبی بخش بشیر انجیل میرے پاس ملازم ہوا مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۱۶ء کو تین پونڈ اور پانچ روپے نقد و ایک ہار موہران طلا اور چند پارچات وکتب لے کر کہیں بھاگ گیا ہے۔ کبھی یہ اپنے آپ کو پادری علی بخش کپتان سی ایم۔ ایس کا اور کبھی منشی بخش کا بھائی ظاہر کرتا ہے۔ یہ قوم راجپوت سے ہے۔ اور اس کے والد کا نام میاں جھنڈو متوفی پٹواری ہے جس کسی کو اس لڑکے کی اطلاع ملے وہ ذیل کے پتہ پر مجھ سے خط وکتابت کریں۔ مسیحی براوران سے التماس ہے کہ ایسے نومرید عیسائیوں سے چوکنے رہیں۔ یہ بھی سنا ہے کہ قادیان والے اسے مسلمان احمدی بنانے لے گئے ہیں۔ المشتہر

ایم۔ این ہوز پلیڈر۔ کپورتھلہ (پنجاب)

وفات

مسٹر ابن عیسیٰ آنریری ٹریولنگ سکریٹری کرسچن اینڈیور کی ناگہانی موت

اہل لاہور کے مسیحیوں کے لئے یہ مارچ کا مہینہ واقعی ایک پرازقلق ماہ تھا۔ ابھی اخبار چند ایک نوجوانوں کی جواناں مرگ کا نوحہ رو رہی تھی کہ مورخہ ۲۷ مارچ کو مسٹر ابن عیسیٰ ملازم دفتر ٹریفک سپرنٹنڈنٹ ریلوے جو ایک ۲۹ یا ۳۰ سالہ جوان تھے آناً فاناً اس جہان سے چل بسے۔ متوفی نے منادی کے کام میں کبھی غفلت نہ کی تھی۔ اور انجمن کوشش کے مسیحی کام کو اچھی طرح سے نبایا۔ خداوند سے دعا ہے کہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہو۔

راقم۔ ایم۔ این ہوز ازکپورتھلہ۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیاوی تعلیم کیلئے ایک اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے اس کے متعلق وسیع اور ہوا دار بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کیلئے ایک خوشنما حوض۔ عبادت کیلئے گرجا گھر اور جماعتوں کیلئے موزوں اور کافی کمرے ہیں علاوہ بریں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں ماہ مارچ کے اختتام پر چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر۔

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

ایڈیٹر مسٹر محمد اسماعیل خانصاحب

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور اردو فارسی میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ۲ روپے اگر دو یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جائیں تو فی کاپی ۱ روپیہ چارج کیا جاتا ہے۔ یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے۔ قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔ نمونہ ۲ آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ خط و کتابت بنام۔

ای۔ ایم ویری ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں۔

وقت پر صلاح

جو دوست ہوتے ہیں وہ خطرہ سے بچنے کے لئے وقت سے پہلے نیک صلاح دیتے ہیں ڈاکٹر ایس کے برمن کی یہ صلاح کہ موسم گرما آگیا ہے اس موسم میں کھانے پینے کے باعث ہیضہ ہونیکا خوف رہتا ہے۔ اس سے بچنے کیلئے پہلے ہی ایک شیشی اصلی عرق کافور منگوا کر اپنے گھر میں ڈال رکھیں جس سے اپنی یا اپنے پڑوسیوں کی وقت پر حفاظت کر سکیں یہ اصلی عرق کافور ۲۰ سال سے تمام ہندوستان میں جاری ہے یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کے درد قولنج کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے قیمت ایک شیشی ۲ محصول ڈاک ایک سے ۴ شیشی تک ۵ درجن شیشی ۱ کی۔ ادویات ہر جگہ دوکانداروں سے ملیں گی ورنہ کارخانہ سے طلب فرمائیے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودھیانہ

قائم شدہ ۱۹۰۵ء

تسلی بخش انتظام دکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات۔ یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی و دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ سے جاری ہے جس ہونے والے ابتدائی تعلیم کو حاصل کر کے اعلیٰ تعلیم کی غرض سے گئے ہیں ۱۹۱۶ء سے حصہ دار ورکشاپ کی ہدایتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی نگرانی ہو رہی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام نہایت تسلی بخش ہو گیا ہے خرچ خوراک معہ فیس طالب علم ۵ روپیہ ماہوار ہے خاندان سے ماہوار ہوں صرف صابن اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن کشت کیمیکل اور بیرنگ رنگ وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت جن رکھنا مالعہ سے ۱ سو ۔ ۔ سکول لعمت معت ۔

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول

ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۱۲
ہندوستان و پنجاب سے معہ ۲ روپیہ ۸ آنہ
غیر ممالک سے ۳ روپیہ
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا آٹھواں حصہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوتھائی کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	۱۰۰

ہر ایک دفعہ کیلئے فی سطر ایک روپیہ ہے گر کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

اطلاع ضروری:۔ نامہ نگار و کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاسکتے خط و کتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۳) جو نامہ نگار صاحب ہیں کہ اگر ایک مضمون نہ چھپے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۴) بعض نامہ نگار خطوط اور نظم و نثر بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونو قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جس کے پڑھنے سے بڑی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ پر ہونا ضروری ہے۔ ایڈیٹر۔

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور ۱۵ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں۔ چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۱ روپیہ سے ۲ روپیہ تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی خیمہ جسوا پبلی ۔ سے ۔ ٹکٹ بھیجکر